ستائیسواں مسئلہ

پست آواز سے آمین کہنا افضل ہے، یا بلند آواز سے؟

کتاب و سنت سے محاکمہ

اس امر پر چاروں مذاہب کا اتفاق ہے کہ سورۂ فاتحہ کے آخری کلمہ ''وَ لَا الضَّآلِّیْنَ'' کے بعد ''آمِینَ'' پست آواز سے کہنا بھی جائز ہے اور بلند آواز سے بھی، لیکن افضل کیا ہے، اس بارے میں اختلاف ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کا مذہب یہ ہے کہ پست آواز سے آمین کہنا افضل ہے۔ اور امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ بلند آواز سے کہنا افضل ہے۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ دونوں طبقے کے ائمہ احادیثِ نبویہ اور آثارِ صحابہ سے تمسّک کرتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ بعد کے علما و شارحین نے کچھ احادیث و آثار پر کلام کیا ہے، مگر ہم ان سب سے صرف نظر کرتے ہوئے سب کو قابلِ حجت تسلیم کر کے فریقین کے چند دلائل پیش کرتے ہیں۔

پست آواز سے آمین کہنے کے دلائل:

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ : إِذَا قَالَ الإِمَامُ ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ الضَّالِّينَ'' فَقُولُوا آمِينَ ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.(۱)

(۱) صحيح البخاري، ج:۱، ص:۱۰۸، كتاب الأذان / باب جهر المأموم بالتأمين، مجلس البركات، مبارك فور.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام " غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ " پڑھ لے تو تم لوگ " آمِین " کہو، کیوں کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پہلے کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام کلمۂ آمین کو پست آواز سے پڑھے گا، کیوں کہ اگر اسے بلند آواز سے پڑھنے کا حکم ہوتا تو سرکار یہ فرماتے کہ " جب امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو۔ "

یہاں سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے آمین کہنے کو " غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ " کے پڑھنے پر معلق کیا ہے، " آمِینَ " کہنے پر نہیں، آمین بالجہر پڑھی جاتی تو سرکار اسی پر معلق فرماتے۔

مگر یہ حسنِ اتفاق ہے کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام سے "إذا أمَّنَ الإمامُ فأمِّنُوا۔"[۱] بھی منقول ہے، یعنی: " جب امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو۔ " اور اس کے راوی بھی وہی حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ تو یہ ایک ہی راوی کی دوسری روایت سے جہر کا ثبوت ہوا۔

اس کی وضاحت " بعض اہلِ سر " یہ فرماتے ہیں:

وَحَمَلوا قوله صلى الله تعالى عليه وسلم: إذا أمَّنَ الإمامُ . . . على بلوغ موضع التّأمين.[۲]

ترجمہ: ارشادِ رسول: "إذا أمَّنَ الإمامُ" سے مراد یہ ہے کہ امام جب آمین کہنے کی جگہ میں پہنچ جائے تو آمین کہو۔

اس طرح یہ حدیث، حدیثِ اول کے موافق ہو جاتی ہے مگر یہ مجاز ہے اور مجاز کی طرف اسے پھیرنے کی کوئی حاجت نہیں، میری نگاہ میں دونوں حدیثوں کو ان کے حقیقی مفہوم پر باقی رکھنا ممکن ہے جیسا کہ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ عن قریب عرض کریں گے۔

(۲) شعبة عن سلمة بن كُهيل، عن حجر بن العنبس، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ -صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حِينَ قَالَ: « غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ »

---

(۱) صحيح البخاري، ج:۱، ص: ۱۰۸، كتابُ الأذان / بابُ جهر الإمام بالتّأمين، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) عمدة القاري، ج:٤، ص:۵۰۰، أبوابُ صفةِ الصّلاة / بابُ جهر الإمام بالتّأمين، الحديث:۷۸۰، دار الفكر.

قَالَ : آمِينَ، يَخْفِضُ بِهَا صَوْتَهُ. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.(۱)

ترجمہ: علقمہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور جس وقت حضور نے "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ" پڑھا تو پست آواز سے "آمین" کہی۔

یہ حدیث شرط شیخین پر صحیح ہے، البتہ ان حضرات نے اس کی تخریج نہیں کی۔

اس حدیث کی تخریج امام احمد بن حنبل، امام ابوداؤد طیالسی، امام ابویعلیٰ موصلی نے اپنی اپنی مسانید میں اور طبرانی نے معجم میں اور دارقطنی نے سنن میں بھی کی ہے۔(۲)

(۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: "لَمْ يَكُن عمرُ وعَلِيٌّ -رضي الله عنهما- يَجْهَرَانِ بِـ"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ"، وَلا بِـ"آمِينَ".(۳)

ترجمہ: حضرت ابووائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلند آواز سے نہ بسم اللہ پڑھتے تھے، نہ آمین کہتے تھے۔

(٤)حَدَّثَنَا أَبُو حنيفة، حدّثنا حَمَّادُ بنُ أَبِي سليمان، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النخعي، قَالَ: أَرْبَعٌ يخافت بِهِنَّ الْإِمَامُ: ● التّعوذ ● وبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، ● وسبحانَكَ اللّٰهمَّ، ● وآمين.(٤)

---

(۱) المستدرك على الصحيحين ج: ۲، ص: ۲۳۲، كتاب التفسير / باب آمين بخفض الصوت.

(۲) ● مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص: ۱۳۷٤، مسند الكوفيين، حديث وائل بن حجر، رقم الحديث: ۱۹۰۵۹.

● مسند أبي داؤد الطيالسي، ج:۲،ص: ۳٦۰، ۳٦۱، حديث وائل بن حجر، رقم الحديث: ۱۱۱۷.

● سنن الدار قطني، ج:۲،ص: ۱۲۸، ۱۲۹، كتاب الصلاة، رقم الحديث: ۱۲۷۰.

● المعجم الكبير للطبراني، ج:۱۵،ص:۳۸٤، عن علقمة بن وائل عن حجر،رقم الحديث: ۱۷٤۷۲.

(۳) ● عمدة القاری، ج:٤،ص:۵۰۳، أبوابُ صفة الصلاة / باب فضل التأمين، دارُ الفكر.

(٤) ● كتاب الأثار للإمام محمد بن الحسن -رحمه الله تعالى-، ج:۱، ص:۱۵۱، كتابُ الصلاة/ باب الجهر ببسم الله الرحمٰن الرحيم.

● المصنف للإمام عبد الرزّاق -رحمه الله تعالى-، ج:۲، ص:۸۷، كتاب الصلاة/ باب ما يخفى الإمام، رقم الحديث: ۱۲۵۹٦.

ترجمہ: امام ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امام چار چیزیں پست آواز سے پڑھے: ● أعوذ بالله، ● بسم الله ، ● سبحانك اللّٰهم اور ● آمین۔

ان نصوص سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں آمین پست آواز سے پڑھی جائے۔

بلند آواز سے آمین کہنے کے دلائل:

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ : إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو، کیوں کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہوگا اس کے پہلے کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

ظاہر ہے کہ مقتدیوں کو امام کا آمین کہنا اسی وقت معلوم ہوگا جب وہ بلند آواز سے آمین کہے اس لیے اس حدیث سے بلند آواز سے آمین کہنے کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

(۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بن كُهيل، عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: كَانَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا قَرَأَ "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" ، قَالَ : آمِينَ ، وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ.(۲)

ترجمہ: وائل بن حجر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" پڑھتے تو بلند آواز سے "آمین" کہتے۔

● مصنف ابن أبي شيبة، ج:۲،ص: ۵۳۶، كتاب الصلاة/ باب ما يستحب أن يخفيه الإمام وفي رواية عن إبراهيم قال: خمس يخفين سبحانك اللهم وبحمدك، والتعوذ، وبسم الله الرحمٰن الرحيم، وآمين، واللّٰهم ربنا لك الحمد. أخرجه الإمام عبد الرزاق في المصنف، ج:۲،ص: ۸۷، كتاب الصلاة/ باب ما يخفى الإمام، رقم الحديث: ۲۵۹۷، ومصنف ابن أبي شيبة، ج:۲،ص: ۵۳۶، كتاب الصلاة/ باب ما يستحب أن يخفيه الإمام.

(۱) صحيح البخارى، ج:۱، ص:۱۰۸، كتاب الأذان/ باب جهر الإمام بالتأمين، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) سنن أبي داود، ص:۱۱۹، كتاب الصلاة / باب التأمين وراء الإمام، رقم الحديث: ۹۳۲ .

یہ حدیث امام ابوداؤد کے سوا امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ روایت کیا ہے اور مفہوم تقریباً سب کا ایک ہے۔

آمین بالسِّر اور آمین بالجہر دونوں طرح کی یہ حدیثیں دو صحابہ سے منقول ہیں:

● حضرت ابوہریرہ ● اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور میرے نزدیک دونوں طرح کی حدیثیں صحیح و قابلِ حجت ہیں اور حق یہ ہے کہ یہ مانا جائے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین کبھی بلند آواز سے کہی ہے اور کبھی پست آواز سے۔ اس لیے دونوں حضرات نے جب جیسا سنا اس کے مطابق دونوں باتیں روایت فرما دیں، لہٰذا سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین بلند آواز سے بھی پڑھنا جائز ہے اور پست آواز سے بھی، اور اس پر چاروں ائمۂ کرام کا اتفاق ہے، مگر افضل کیا ہے یہ اب بھی تشنۂ تحقیق ہے۔

افضل کیا ہے؟

یہ ایک اہم سوال ہے، جس کا جواب یہ ہے کہ افضل پست آواز سے آمین کہنا ہے ● کیوں کہ آمین کلمۂ دعا ہے ● اور دعا پست آواز سے افضل ہے۔ قرآن مقدس نے اسی کا حکم دیا ہے، ہم ذیل میں دونوں باتوں کے شواہد پیش کرتے ہیں:

● امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وقال عطاءٌ: "آمين" دعاءٌ.(۱)

ترجمہ: امام عطا نے فرمایا کہ "آمین" دعا ہے۔

● قرآن مقدس میں ہے:

"قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا". (۲)

ترجمہ: تم دونوں کی دعا قبول ہوئی۔

یہ خطاب حضرت سیدنا موسیٰ و ہارون علیہما الصلاۃ والسلام کو ہے، واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرعون و قوم فرعون کے خلاف دعا فرما رہے تھے اور حضرت ہارون ان کی دعا پر آمین کہہ رہے تھے، تو قرآن مقدس میں

---

(۱) صحيح البخاري، ج:۱، ص:۱۰۷، كتاب الأذان / باب جهر الإمام بالتأمين، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) القرآن الحكيم، سورة يونس:۱۰، الأية: ۸۹.

آمین پر بھی دعا کا اطلاق ہوا۔[1]

● ماہرِ لسانِ عرب، علامہ ابن منظور افریقی، مصری لکھتے ہیں:

وَآمين وأَمين: كلمةٌ تُقال في إثر الدّعاء، قال الفارسي: هي جملة مُركّبةٌ مِن فعل واسم، معناه: "اللّهُمَّ اسْتَجِبْ لي".

قال: ودليلُ ذٰلك أنَّ موسىٰ -عليه السلام- لمّا دعا علىٰ فرعون وأتباعِه، فقال: "رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ"[2]

قال هٰرون عليه السّلامُ: آمين.[3]

ترجمہ: آمین اور اَمین: کلمۂ دعا ہے جو دعا کے بعد پڑھا جاتا ہے، فارسی نے کہا کہ یہ فعل اور اسم سے مرکب جملہ ہے، اس کا معنی ہے: "اے اللہ قبول فرمالے۔"

وہ فرماتے ہیں کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے جب فرعون اور اس کے پیروکاروں کے خلاف یہ دعا کی: "اے رب ہمارے! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے۔" تو حضرت ہارون علیہ الصلاۃ والسلام نے آمین کہی۔ (یعنی اے رب قبول فرما۔)

اور قرآن حکیم نے پست آواز سے دعا کرنے کا حکم دیا ہے، چناں چہ ارشاد ربانی ہے:

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً"[4]

ترجمہ: اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑا کر، اور خُفیہ (پست آواز سے)۔

یہ حکم قرآن پاک کا ہے اور حکم کا ادنیٰ درجہ ندب واستحباب ہے، اس لیے ثابت ہوا کہ آمین پست آواز سے کہنا مندوب وافضل ہے، لہٰذا جن حدیثوں سے بلند آواز سے آمین کہنا ثابت ہوتا ہے وہ یا تو مؤول ہیں جیسا کہ بعض اہل سِیَر نے بیان فرمایا، یا بیانِ جواز پر محمول ہیں۔

---

(۱) مدارك التنزيل للإمام النسفي، ج:۲، ص:۴۷۳، مكتبة نزار مصطفى الباز.
(۲) القرآن الحكيم، سورة يونس:۱۰، الأية: ۸۸.
(۳) لسان العرب، ج:۱، ص:۱۱٦، دار صادر، بيروت.
(٤) القرآن الحكيم، سورة الأعراف:۷، الأية: ۵۵.